Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-94170-20616, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

جماعت کے ہر فرد کو یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ تمہاری خدمتوں کا محتاج نہیں ہے تمہاری مددوں کا محتاج نہیں ہے نہ ہی تمہاری قربانیوں کا محتاج ہے۔ جب اس نے اس سلسلے کو قائم فرمایا ہے تو اس کو چلانے کا بھی وہ انتظام کرنے والا ہے۔ تمہیں جو خدمت کا موقع ملتا ہے اس کو فضل الٰہی سمجھ کر کرو۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 08۔جنوری 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک الہام ہوا کہ لا الہ الا انا فاتخذنی وکیلا۔ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں پس تو مجھے ہی اپنا کارساز بنا۔

پس اس الہام میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بھی تسلی دلا دی کہ تجھے کسی اور طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تیرے سب کام سنوارنے والا میں ہوں۔ تیرے کاموں کو چلانے والا میں ہوں۔ میں ہی ان سب کاموں کی نگرانی کرنے والا ہوں اور میں ہی ان کاموں کے لئے وسائل بھی مہیا کرنے والا ہوں۔ جب تو نے مجھے اپنا معبود بنا لیا اور جب میں نے تجھے دین کی اشاعت کے لئے کھڑا کیا تو پھر کسی پریشانی کی ضرورت نہیں میں ہی تیرے سب کام سنوارنے کی طاقت رکھتا ہوں اور سنواروں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود بھی اس کی مختصر سی وضاحت فرمائی ہے کہ یعنی میں ہی ہوں کہ ہر ایک کام میں کارساز ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس تو مجھ کو ہی وکیل یعنی کارساز سمجھ لے اور دوسروں کا اپنے کاموں میں کچھ بھی دخل مت سمجھ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس الہام پر مجھے خوف پیدا ہوا اور میرے دل پر لرزہ پڑا کہ شاید اللہ تعالیٰ کی نظر میں میری جماعت اس قابل نہیں کہ خدا تعالیٰ اس کا نام بھی لے۔ آپ نے جماعت کو توجہ دلائی کہ یہ الہام ایسا ہے کہ جماعت کے ہر فرد کو یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ تمہاری خدمتوں کا محتاج نہیں ہے تمہاری مددوں کا محتاج نہیں ہے نہ ہی تمہاری قربانیوں کا محتاج ہے۔ جب اس نے اس سلسلے کو قائم فرمایا ہے تو اس کو چلانے کا بھی وہ انتظام کرنے والا ہے۔ آپ نے افراد جماعت کو فرمایا کہ تمہیں جو خدمت کا موقع ملتا ہے اس کو فضل الٰہی سمجھ کر کرو۔ پس آپ کی اس بات کو افراد جماعت نے سمجھا اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے یہ نظارے ہم آج تک دیکھ بھی رہے ہیں خدا تعالیٰ احمدیوں کے دلوں میں قربانی کی اہمیت ڈالتا ہے اور وہ غیر معمولی نمونے بھی دکھاتے ہیں۔ جماعت میں وصیت کا ایک نظام ہے چندہ عام کا نظام ہے اس کے علاوہ مختلف تحریکات ہوتی رہتی ہیں اور احباب ان میں قربانی کی غیر معمولی مثالیں قائم کرتے ہیں۔ دو تحریکات تو مستقل تحریکات ہیں یعنی تحریک جدید اور وقف جدید۔ احباب جماعت جانتے ہیں کہ پاکستان میں جب تحریک کی گئی تھی تو دیہاتی اور دور دراز علاقوں میں تربیتی اور تبلیغی کاموں میں تیزی پیدا کرنے کے لئے وقف جدید کو جاری کیا گیا تھا۔ پھر یہ تمام دنیا کے لئے جب عام کی گئی تب بھی اس کے مخصوص مقاصد تھے۔ شاید کسی کے ذہن میں بھی یہ سوال اٹھے کہ اتنی تحریکات ہیں ان کا کیا مقصد ہے؟ تو اس بارے میں میں وضاحت کر دوں تھوڑی سی کہ وقف جدید مخصوص ملکوں اور مخصوص علاقوں کے لئے ہے یعنی اس کے اخراجات۔ مغربی اور امیر ممالک سے وقف جدید کی مدّ میں جو چندہ آتا ہے وہ بھارت اور افریقہ کے عموماً دیہاتی علاقوں میں خرچ ہوتا ہے بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جب یہ تحریک عام کی تھی باقی دنیا کے لئے بھی تو امیر ممالک میں وقف جدید کو جاری کرنے کا مقصد ہی یہ تھا کہ ہندوستان کے اور قادیان کے جو اخراجات ہیں وہ وقف جدید سے پورے کئے جائیں جبکہ تحریک جدید سے جو اخراجات کئے جاتے ہیں وہ دنیا کے ہر ملک میں جہاں مرکز سے مدد کی ضرورت ہو کیونکہ رقم مرکز میں آتی ہے وہاں یہ اخراجات کئے جاتے ہیں۔

وقف جدید کے ذریعہ سے بہت سے منصوبے غریب یا غیر ترقی یافتہ ملکوں میں سرانجام پا رہے ہیں جنوری کے پہلے یا دوسرے جمعہ میں وقف جدید کے سال کا بھی اعلان ہوتا ہے اس لئے میں وقف جدید کے حوالے سے آج بات کروں گا اور اس سال کا اعلان بھی کروں گا نئے سال کا اور گزشتہ سال کی رپورٹ بھی پیش کروں گا جیسا کہ روایت ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کا اٹھاونواں سال 31 دسمبر 2015ء کو ختم ہوا اور اس سال کے دوران خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید میں احباب جماعت کو 68 لاکھ 91 ہزار پاؤنڈ کی مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ اور یہ وصولی گزشتہ سال سے چھ لاکھ بیاسی ہزار ایک سو چھپن پاؤنڈ زیادہ ہے۔ اس میں سے کل وصولی کا جو تیسرا حصہ ہے انہی ملکوں میں لگایا جاتا ہے یعنی یہ غیر ترقی یافتہ یا کم ترقی یافتہ یا غریب ممالک جو ہیں۔ بقیہ دو حصے اس میں سے بھی نصف قادیان اور بھارت کی جماعتوں کے لئے خرچ کیا جاتا ہے اور بقایا نصف جو تیسرا حصہ ہے وہ پھر افریقہ اور دوسرے ممالک میں خرچ ہوتا ہے۔ ہندوستان میں اب تک اس سال میں بھی انیس مساجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے دو مساجد زیر تعمیر ہیں۔ اس سال 23 مشن ہاؤس بنائے گئے۔ چار مشن ہاؤسز اس وقت زیر تعمیر ہیں۔ اس کے علاوہ قادیان میں بھی جلسہ گاہ اور مختلف پراجیکٹس جو ہیں ان کی تعمیر ہوئی ان پر خرچ ہوا۔ نیپال میں بھی۔ نیپال بھی بھارت کے تحت ہی ہے۔ یہاں سے وکالت تعمیل وتنفیذ کنٹرول کرتی ہے اور بھوٹان میں بھی یہیں سے ہوتا ہے کنٹرول۔ بہرحال نیپال میں دو پختہ مساجد بنی ہیں اور عارضی دو شیڈ بنائے گئے۔

مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر پر خاص طور پر توجہ دی جاتی ہے ہر جگہ۔ اس کے علاوہ جو کام ہوتے ہیں اس میں اخراجات بھی ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں دوران سال تربیتی کلاسوں کا انعقاد ہوا ریفریشر کورسز ہوئے کافی تعداد میں اور ان پر بھی اخراجات ہوتے ہیں۔ اس وقت معلمین ہیں جو کام کر رہے ہیں ہندوستان میں صرف ان کی تعداد بھی 1127 ہے۔ ان کے الاؤنسز ہیں ان کی رہائش گاہیں ہیں اور ان کے سفر کے اخراجات ہیں اس طرح کے بڑے وسیع اخراجات ہوتے ہیں۔ پھر افریقہ ہے افریقہ کے 26 ممالک میں اس وقت 1287 لوکل معلمین کام کر رہے ہیں۔ دیہاتوں میں مساجد کی تعمیر کے ساتھ بعض مقامات پر معلمین کی رہائش کے لئے کمرے یا مکان بھی تعمیر کئے گئے۔ پھر اور اس کے علاوہ جہاں تعمیر نہیں ہوتی معلمین کو ٹھہرانے کے لئے کیونکہ جیسا کہ میں نے کہا جماعتیں اگر قائم رکھنی ہیں پھر بہرحال معلمین بھیجنے پڑتے ہیں گو ان کی تعداد ابھی بہت کم ہے ہمیں بہت زیادہ معلمین چاہئیں لیکن بہرحال جس حد تک کیا جا سکتا ہے کوشش کی جا سکتی ہے کرنی چاہئے۔ تو جہاں مکان نہیں بن سکتے ابھی فوری طور پہ وہاں کرائے پر مکان لئے جاتے ہیں۔ اس وقت بھی افریقہ میں ہی مثلاً 372 ایسی جماعتیں ہیں جہاں کرائے پر مکان لے کر ان کو معلمین کو وہاں رکھا ہوا ہے۔ اس سال میں افریقہ میں 130 مساجد کی تکمیل ہوئی ہے۔ 47 مساجد اس وقت زیر تعمیر ہیں اور منصوبہ جو ہے ان کا بھی 95 مزید مساجد بنانے کا ہے اس سال میں ہی۔ پھر افریقہ کے اٹھارہ ممالک میں 82 مشن ہاؤسز کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ تیرہ ممالک میں اکیس مشن ہاؤسز زیر تعمیر ہیں اور اس کے علاوہ بھی تعمیری منصوبے ہیں۔ افریقہ میں تربیت کے لئے نومبائعین کی تربیت کے لئے تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورسز بھی ہوتے ہیں وہ تقریباً دو ہزار ایک سو چھپن مقامات پر سینتیس ہزار کے قریب تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورسز مکمل کئے گئے اور تقریباً اس میں ایک لاکھ نومبائعین نے شرکت بھی کی۔ 1132 اماموں نے ٹریننگ لی۔ نومبائعین کی تعلیم وتربیت کے لئے اور ان کو نظام جماعت کا فعال حصہ بنانے کے لئے مختلف ممالک میں ان کی تعلیمی وتربیتی کلاسز اور ریفریشر کورسز جیسا کہ میں نے بتایا کیا جاتا ہے اور بہت سارے شریف الطبع مساجد کے امام بھی بیعت کرتے ہیں احمدیت میں شامل ہوتے ہیں ان کی بھی نئے سرے سے تربیت کرنی پڑتی ہے تربیت دینی پڑتی ہے صحیح اسلام کے بارے میں مسائل سکھانے پڑتے ہیں ان کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔ تعداد وقف جدید میں شامل ہونے والے مخلصین کی۔ 2010ء میں یہ تعداد چھ لاکھ تھی۔ اب اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان شامل ہونے والوں کی تعداد بارہ لاکھ سے اوپر جا چکی ہے لیکن ابھی بھی بہت زیادہ گنجائش ہے۔ چند ایک واقعات بھی اس کے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

تنزانیہ کے ہی ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک نومبائع خاتون صرف ایک ماہ پہلے انہوں نے بیعت کی تھی ایک گاؤں کی رہنے والی۔ ان کو جب وقف جدید کی برکات کے بارے میں بتایا گیا تو کہنے لگیں کہ اس وقت میرے پاس رقم تو نہیں ہے لیکن چونکہ چندہ کی ادائیگی کا سال ختم ہو رہا ہے میں چندے کی برکت سے محروم نہیں ہونا چاہتی تھوڑا سا انتظار کریں۔ چنانچہ وہ اپنے گھر گئیں وہاں سے انڈے لئے گھر میں انڈے پڑے ہوئے تھے وہ جا کے بازار میں بیچے اور دو ہزار

شلنگ ان کی قیمت وصول ہوئی چندہ وقف جدید میں دے گئیں۔ اب یہ ایک مہینہ پہلے صرف احمدی ہوئیں اور اس کو یہ احساس ہوا اس خاتون کو کہ چندہ دینا ضروری ہے۔

پھر گیمبیا سے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دوست ہیں ایک گاؤں کے۔ ایک سال سے بیمار تھے اور بیماری کے دوران نہ چل سکتے تھے نہ پھر سکتے تھے نہ کوئی کام کر سکتے تھے اس وجہ سے مالی حالت بھی بہت زیادہ خراب تھی چنانچہ گزشتہ سال جب وقف جدید کی تحریک کی گئی تو ان کے پاس پانچ ڈلاسی تھے جو ان کو کسی نے صدقے کے طور پر دیئے تھے۔ وہ پانچ ڈلاسی انہوں نے وقف جدید میں ادا کر دیئے۔ کہتے ہیں کہ وہ اللہ نے ایسا فضل کیا کہ جو شخص چلنے پھرنے سے قاصر تھا اب وہ ایسی برکت ڈالی اس کے کام میں کہ جانوروں کا ایک ریوڑ ان کے پاس ہے اور وہ کھیتی باڑی کرتے ہیں اور ان کا وہ کہتے ہیں کہ یہ سب جو اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ میری فصلیں بھی اچھی ہونے لگ گئیں اور میرے پاس جانوروں کا بڑا ریوڑ آ گیا یہ سب چندے کی برکات ہیں۔

فن لینڈ سے ایک دوست لکھتے ہیں کہ میں 510 یورو میرا وعدہ تھا پچھلے سال کا تو اس سال میں نے کہا چلو حالات ٹھیک نہیں تو میں نے وعدہ اپنا ایک سو یورو کر دیا کہ زیادہ دے نہیں سکتا۔ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے اس طرح پکڑا کہ ایک دن اچانک میری گاڑی سڑک پر خراب ہوگئی اور اس کو مرمت کے لئے لے جانا پڑا ورکشاپ۔ جو بل آیا وہ بعینہٖ اتنا تھا جتنا پہلے انہوں نے وعدہ کیا ہوتا تھا یعنی 510 یورو۔ تو گھر پہنچتے ہی انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اصل میں مجھے سبق دیا ہے پھر فوری طور پہ انہوں نے اپنا وقف جدید کا وعدہ پورا کیا اور چندہ ادا کیا۔

سیرالیون کی ایک احمدی خاتون ہیڈ مسٹرس ہیں پرائمری سکول کی۔ کہتی ہیں کہ مشنری صاحب نے چندے کی تحریک کی۔ میرے پاس رقم نہیں تھی پہلے میں دے چکی تھی۔ کہتی ہیں میرا ایک بھائی تھا جو بڑے عرصہ سے عیسائی ہو گیا تھا اور مجھ سے ناراض تھا کہ تم بھی عیسائی ہو جاؤ اور چھوڑ کے چلا گیا تھا امریکہ چلا گیا تھا۔ کہتی ہیں مشکل سے چندہ تو ادا کر دیا حالات ایسے نہیں تھے ایک دن اس کا فون آیا اور اس نے کہا کہ تم ٹھیک ہے بیشک مسلمان رہو احمدی رہو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن بہر حال مجھے تحریک ہوئی ہے کہ میں تمہاری مدد کروں اس لئے میں تمہیں ایک رقم بھیج رہا ہوں بڑی ایک رقم۔ چنانچہ اس نے رقم بھیجی۔ بھائی سے رابطہ بھی ہو گیا اور کشائش بھی پیدا ہوگئی۔

ہندوستان سے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کوئمبتور سے کہ ایک دوست اپنی بیٹی کے لئے زیور خریدنے بازار گئے۔ زیور پسند کر رہے تھے کہ جمعہ کا وقت ہو گیا۔ انہوں نے دوکاندار سے کہا کہ ہم نماز پڑھ کے آتے ہیں پھر زیور لیں گے۔ خطبہ جمعہ میں ان کو میرے خطبہ کا خلاصہ سنایا گیا جس میں چندے کا نئے سال کا اعلان تھا تحریک جدید کا۔ چندے کے بارے میں بتایا گیا اور ایک نابینا خاتون کی مالی قربانی کا ذکر بھی کیا تھا اس میں واقعہ سنایا تھا۔ اس کا ان دوست پر ایسا اثر ہوا کہ انہوں نے چندہ وقف جدید جو بقایا تھا وہ نماز کے بعد بجائے زیور خریدنے کے وقف جدید کا چندہ ادا کر دیا اور مسجد سے باہر آ کر جب اپنی اہلیہ سے اس بات کا ذکر کیا تو وہ بھی بہت خوش ہوئیں اور کہنے لگیں کہ خطبہ کے دوران میں نے بھی یہی ارادہ کیا تھا کہ یہ چندہ دے دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ہماری بیٹی کے زیور کا کوئی اور انتظام کر دے گا۔

ہندوستان میں سہارنپور سے انسپکٹر وقف جدید لکھتے ہیں کہ یوپی کے ایک گاؤں میں ایک احمدی دوست کے گھر گئے وقف جدید وصولی کے لئے تو انہوں نے اپنی اہلیہ سے کہا کہ عید آنے والی ہے اور میرے پاس صرف دو سو روپے ہیں چاہو تو عید کے کپڑے بنا لو چاہو تو چندہ ادا کر دو۔ اس وقت موصوفہ نے کہا کہ پہلے چندہ ادا کریں کپڑے تو بعد میں بن جائیں گے۔ ابھی چند ماہ ہی گزرے تھے کہ ان کے گھر دوبارہ چندہ لینے یہ گئے تو ان کا گھر دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ موصوف نے بتایا کہ ہم نے جب سے چندہ ادا کیا ہے تب سے ہمارے پاس بہت کام آیا ہے پہلے تو میں کھیتوں میں دوسروں کا ٹریکٹر چلاتا تھا اب اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا ہے کہ میں نے خود اپنا ٹریکٹر خرید لیا ہے اور کام میں بے انتہا برکت پڑ گئی ہے۔

ہندوستان میں اڑیسہ کے ایک شخص قرضے میں ڈوبے ہوئے تھے اور اس کی وجہ سے لوگوں سے چھپتے پھر رہے تھے۔ چھپ چھپا کر اپنا وطن چھوڑ کے حیدر آباد چلے گئے۔ خیر جب ان کے بارے میں علم ہوا رابطہ ہوا مربی صاحب نے یا انسپکٹر صاحب نے ان کو چندے کی اہمیت بتائی۔ خیر انہوں نے کسی نہ کسی

طرح اپنا چندہ ادا کر دیا اور جماعت سے رابطہ بھی رکھا۔اس کے بعد کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت عطا فرمائی کہ آمدنی پیدا ہونی شروع ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے سارے قرضے بھی اتار دیئے اور نہ صرف ان کے قرضے اتر گئے جس کی وجہ سے چھپتے پھرتے تھے بلکہ کہتے ہیں میں نے اپنا مکان بھی خرید لیا۔اب انہوں نے اپنا وعدہ اس سے کئی گنا بڑھ کے لکھوا دیا۔بنگال اور سکم کے انسپکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ دار جلنگ جماعت کے ایک دوست دس سال قبل جماعت میں شامل ہوئے تھے۔مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔اس سال جب وقف جدید کے بجٹ کے لئے ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے بتایا کہ والد کا آپریشن تھا جس میں ایک لاکھ روپے خرچ ہو گئے ہیں اس لئے کافی تنگی ہے۔موصوف نے اپنا وقف جدید کا وعدہ جو ان کا کافی بڑا وعدہ تھا بائیس ہزار روپے کا کم کر کے سترہ ہزار روپے کروا دیا لیکن جب وصولی کرنے کے لئے گئے تو بائیس ہزار ادا کیا۔انہوں نے کہا کہ مجھے خیال آیا کہ میں کیوں ایک نیکی کو جب جاری کر چکا ہوں تو اس میں کمی کروں۔تو اس طرح بھی اللہ تعالیٰ ایمانوں میں اضافہ کرتا ہے اور خود احساس پیدا کرواتا ہے کہ تم لوگ قربانیاں کروتا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مزید وارث بنو۔

بعد ازاں حضور انور نے افریقن ملک Benin، آسٹریلیا، ناروے، کونگو، جرمنی، کینیڈا، تنزانیہ کے بعض مخلصین جماعت کے ایمان افروز واقعات، چندہ وقف جدید کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی برکات کا تذکرہ فرمایا۔حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پاک کمائی سے دی ہوئی ایک کھجور کی گٹھلی بھی جو ہے اللہ تعالیٰ اسے پہاڑ بنا دیتا ہے پھر یہ بھی فرمایا کہ ایک چھوٹا بچھڑا ہوتا ہے اور وہ بڑا جانور بن جاتا ہے اسی طرح پاک کمائی سے کی گئی قربانی کو اللہ تعالیٰ بڑھاتا ہے۔پس یہ نظارے اللہ تعالیٰ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جماعت کے افراد کو دکھاتا ہے۔

فرمایا اب میں گزشتہ سال کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔پاکستان کے بعد جو ممالک ہیں ان میں اس سال پہلے نمبر پر برطانیہ ہے امریکہ دوسرے نمبر پے جرمنی تیسرے نمبر پے کینیڈا چوتھے پے ہندوستان پانچویں پے آسٹریلیا چھٹے پے انڈونیشیا ساتویں پے اسی طرح ایک مڈل ایسٹ کی اور جماعت ہے وہ آٹھویں نمبر پر بیلجیئم نویں پے اور گھانا دسویں پے۔

مقامی کرنسی میں وصولی میں اضافے کے لحاظ سے غانا نمبر ایک پر ہے۔اس کے بعد امریکہ ہے پھر برطانیہ ہے۔

بڑی جماعتوں میں فی کس ادائیگی کے لحاظ سے پہلے ایک مڈل ایسٹ کی جماعت ہے پھر امریکہ ہے پھر دوبارہ مڈل ایسٹ کی جماعت ہے پھر چوتھے نمبر پر سوئٹزرلینڈ پھر پانچویں نمبر پے برطانیہ چھٹے پے آسٹریلیا ساتویں پے بیلجیئم آٹھویں پے بیلجئم نویں پے جرمنی اور دسویں پے کینیڈا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال وقف جدید کے شاملین میں اضافے کے لحاظ سے افریقہ کے علاوہ انڈیا ہے نمبر ایک پے پھر کینیڈا برطانیہ اور امریکہ یہ نمایاں ہیں لیکن سب سے زیادہ اضافہ افریقہ کے ممالک میں ہوا ہے

میں کئی مرتبہ پہلے بھی توجہ دلا چکا ہوں کہ دفتر اطفال میں جس طرح کینیڈا میں کام ہو رہا ہے آرگنائز ہو کر باقی دنیا کے جو بڑے ممالک ہیں ان کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہئے اور کام کرنا چاہئے۔اس بارے میں یہ بھی بتا دوں کہ دفتر اطفال صرف وقف جدید میں ہوتا ہے تحریک جدید میں نہیں ہوتا۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے بھارت کے صوبہ جات جو ہیں کیرالہ نمبر ایک تامل ناڈو نمبر دو جموں کشمیر اور تلنگانہ پھر کرناٹک پھر ویسٹ بنگال پھر اڑیشہ پھر پنجاب پھر اتر پردیش پھر دہلی پھر مہاراشٹرا۔اور جماعتیں جو ہیں وصولی کے لحاظ سے نمبر ایک پے کیرولائی نمبر دو پر کالی کٹ پھر حیدر آباد پھر پتھ پیریم پھر قادیان پھر کانور ٹاؤن پھر کلکتہ پھر سولور پھر بنگلور بنگا رڈی اور رشی نگر۔

اللہ تعالیٰ تمام قربانی کرنے والوں کے اموال اور نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور اس سال میں اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر جہاں قربانی کی توفیق دے وہاں تعداد میں بھی اضافہ فرمائے۔

آخر میں حضور پرنور نے دو مرحومین مکرم محمد اسلم شاد منگلہ صاحب پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ اور مکرم احمد شیر جوئیہ صاحب کے اوصاف حمیدہ اور خدمات کا تذکرہ فرمایا نیز ان کی نماز جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا۔ ☆☆☆